International Journal of Applied Research 2017; 3(8): 759-760

ISSN Print: 2394-7500
ISSN Online: 2394-5869
Impact Factor: 5.2
IJAR 2017; 3(8): 759-760
www.allresearchjournal.com
Received: 24-06-2017
Accepted: 27-07-2017

Pushpendra Kumar Nim
Ph. D. Urdu, Research Scholar, University of Delhi, Delhi, India

Correspondence
Pushpendra Kumar Nim
Ph. D. Urdu, Research Scholar, University of Delhi, Delhi, India

حالی بحیثیت غزل گو

Pushpendra Kumar Nim

Introduction

الطاف حسین حالی اردو شاعری کے اہم ستون ہیں۔ اردو میں نظم نگاری کو فروغ دینے وا لے شاعروں میں حالی کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ مولا نا حالی نے اپنی تمام تر زندگی اردو شعر و ادب کی خدمت کے لیے وقف کردی تھی۔ وہ ایک بہترین نثر نگار، منفرد لب و لہجے کے شاعر، اردو کے پہلے نقاد، سوا نح نگار اور تبصرہ نگار تھے۔ اردو تنقید کی تاریخ میں ’’مقدمہ شعرو شاعری‘‘ کو بو طیقا کی طرح اہمیت حاصل ہے۔ ’’ حیات جاوید‘‘،’’ یاد گار غالب‘‘ اور’’ حیات سعدی‘‘ اردو کی اولین سوانح کتابوں میں شمار کی جاتی ہیں۔

مولا نا حالی نے سر سید کے رسا لے’’ تہذیب الاخلاق‘‘ میں تبصرہ لکھ کر نثر کی خد مت کی ہے۔ قولی اور نیچرل شاعر کی حیثیت سے مو لانا حا لی کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ ان کی نظموں میں نظیر اکبر آ بادی کی نظم نگاری کا تسلسل اور وسعت دکھائی دیتی ہے۔ حا لی کی شاعری کے مو ضو عات جدا گا نہ ہیں۔ انہوں نے غزل گوئی بھی کی ہے اور غزل گو شاعر کی حیثیت سے بھی نام کما یا ہے۔ لیکن اردو میں جدید نظم گو ئی کا آغاز حا لی کی شاعری سے ہو تا ہے۔ ان کی نظموں میں فکرو فلسفہ کی گہرا ئی نہیں بلکہ جذ بات و احساسات کی فرا وانی دکھائی دیتی ہے۔ حالی نے بحیثیت نظم نگار ہی نام کما یا لیکن ان کے سر مایہ غزل کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

حا لی کی غز لیں روا یتی مو ضو عات سے قریب تر ہو تے ہوئے بھی توا زن اور اعتدال کی کیفیت رکھتی ہیں۔ ان کے یہاں غزلوں میں جذباتی وفور اور شدت احساس کی کمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی آواز اور لہجے میں دھیما پن ہے۔ خود فرا موشی اور وارفتگی جو تغزل کا سر مایہ ہے ان کے یہاں کم ملتا ہے۔

غزل کا بنیادی مو ضوع واردات عشق ہے۔ حا لی فطرتاً نیک صفت انسان ہیں۔ ان کے یہاں اخلا قی اقدار کی بڑی اہمیت ہے جسے وہ اپنی غزلوں میں بھی برتتے ہیں۔ اخلا قی اقدار کی مضبوط گرفت غزل گو حالی پر اپنی قد غن لگائے رکھتی ہے۔ انہیں خود بھی اس کا احساس رہا۔ چنانچہ کہتے ہیں ؎

ایک عالم سے وفا کی تو نے اے حالی! مگر
نفس پر اپنے سدا ظلم و جفا کرتا رہا

حا لی نے غزل میں تغزل یا واردات عشق سے کام لیا تو وہ ایک روا یتی غزل گو کی طرح ہمارے سامنے آ تے ہیں۔ کسی نئی جہت اور تازگی کا احساس نہیں ہو تا۔ مثال کے طور پر یہ شعر دیکھئے ؎

تھا رفت جاں اس کا انداز کمال دوری
ہم بچ کے کہاں جاتے گریز خطا ہو تا

؎
آؤ ہٹا بھی دو خلش آرزوئے قتل
کیا اعتبار زندگی مستعار کا

؎
ان کو حالی بھی بلا تے ہیں گھر اپنے مہماں
دیکھنا آپ کی اور آپ کے گھر کی صورت

حالی غزل میں مبا لغے سے بچتے ہیں۔ دلی واردات اور کیفیات کا ایک لذت انگیز احساس دلاتے ہیں۔ غزل میں حالی کی ایک بڑی خصوصیت لہجے کا ٹھہرا ؤ اور نر می ہے۔ الفاظ کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لیتے ہیں پھر ان الفاظ کی ترتیب سے جذبے اور احساس کی شدت کا اظہار کرتے ہیں ؎

اک عمر چا ہئے کہ گوارہ ہو عیش عشق
رکھی ہے آج لذت زخم جگر کہاں

؎
بے قراری تھی سب امید ملا قات کے ساتھ
اب وہ اگلی سی درازی سب ہجراں میں نہیں

حالی نے اپنی نظموں کے ذریعے نیچرل شاعری کو فروغ دیا۔ یہی فطرت پسندی ان کی شاعری کا بنیادی عنصر ہے۔ حالی نے اپنی غزلوں میں بھی نیچرل فضا کو ملحوظ رکھا ہے۔ غزلوں میں غیر رسمی اور بے تکلف انداز بیاں سے نیچرل فضا پیدا کی ہے۔ مثلاً

برائی ہے رندوں میں بھی شیخ لیکن
کہاں یہ برائی کہاں وہ برائی

؎
تقا ضائے محبت ہے وگرنہ
مجھے اور جھوٹ کا تم پر گماں ہو

حالی کے حالات زندگی کچھ ایسے رہے کہ وہ زندگی کی لذتوں اور را حتوں سے بھر پور استفادہ نہ کر سکے۔ ان کی قسمت میں زندگی کے ایک بڑے حصے میں کلفت ہی رہی۔وہ ہمیشہ مآل اندیشی میں کھوئے رہے، وہی گو مگو کی کیفیت ان کی غزلوں میں نمایاں نظر آ تی ہیں۔ کہتے ہیں ؎

دور ہو اے دل مآل اندیشی
کھو دیا عمر کا مزا تو نے

ے
کس سے پیماں وفا باندھ رہی ہے بلبل
کل نہ پہچان سکے گی گل تر کی صورت

حالی کی پوری زندگی قوم کی ہمدردی اور سماجی فلاح و بہبود میں گزری۔ وہ خود بھی ایک جگہ لکھتے ہیں.

''باغ جوا نی کی بہار اگر چہ قابل دید تھی مگر دنیا کے مکرو ہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی۔ نہ خود آرا ئی کا خیال آیا۔نہ عشق جوانی کی ہوا لگی۔'

اسی بات کو وہ شعر میں کہتے ہیں ے

بہت کام لینے تھے جس دل سے ہم کو
وہ حرف تمنا ہوا چاہتا ہے

ے
نہ ملا کوئی غارت ایماں
رہ گئی شرم پاد شائی کی

ے
دل بے درد سے کچھ کام لوں گا
اگر فرصت ملی مجھ کو جہاں میں

حا لی ایک اچھے غزل گو ضرور تھے مگر ان کی نظم نگاری نے ان کی غزل گو ئی کی خو بیوں پر پردے ڈا ل دیے۔